

جس کی اللہ امانت کرے اسے عزت دینے والا کوئی نہیں



علمائے اہلسنت کی نظر میں

زیاد

امام المناظرین
حضرت علامہ صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی
رحمۃ اللہ علیہ

از قلم:

www.ishaat-ul-Uloom.net



ادارہ اشاعت العلوم و سن پورہ، لاہور پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَنْ يُهِنِ اللَّهَ فَمَالَهُ مِنْ مُكْرِمٍ ط
جس کی اللہ ہانت کرے اُسے عزت دینے والا کوئی نہیں۔

علمائے اہل سنت

کی نظریں

میزید

از قلم

امام المناظرین حضرت علامہ ضوفی محمد اللہ تاج صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

ناشر

ادارۃ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور (پاکستان)

نام کتاب : علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید
مصنف : امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ تارحمة اللہ تعالیٰ علیہ
اشاعت : چہارم : شوال ۱۴۱۲ھ
تعداد : اشاعت اول تا دوم : دو ہزار (۲۰۰۰)
سوم : دو ہزار (۲۰۰۰)
چہارم : تین ہزار (۳۰۰۰)
ہدیہ : ایصال ثواب بحق قبلہ صوفی محمد اللہ تارحمة اللہ تعالیٰ علیہ
(مصنف کتاب ہذا) اور دُعائے خیر بحق معاونین ادارہ
ناشر : ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ دکن پورہ لاہور - ۳۹۔

ملنے کا پتہ

خادم ادارہ اشاعت العلوم کرم پارک مصری شاہ، لاہور (پاکستان)

فہرست

- ۱۔ پیش لفظ ۵
- ۲۔ غیر مقلد و ہابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں ۸
- ۳۔ یزید کا مختصر اور ضروری تعارف ۹
- ۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں ۱۰
- ۵۔ عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان ۱۰
- ۶۔ حدیث نمبر ۱ ۱۰
- ۷۔ ضروری وضاحت ۱۱
- ۸۔ حدیث نمبر ۲ ۱۲
- ۹۔ حدیث نمبر ۳ ۱۳
- ۱۰۔ اہل مدینہ اور یزید ۱۴
- ۱۱۔ امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید ۱۶
- ۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں ۱۶
- ۱۳۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۴۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں ۱۸
- ۱۵۔ علی بن برہان الدین الحنبی فرماتے ہیں ۱۹
- ۱۶۔ ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ ۲۰

- ۱۷۔ حافظ ابن کثیر کا مزید کے متعلق عقیدہ ۲۱
- ۱۸۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ ۲۲
- ۱۹۔ علامہ ذہبی کا عقیدہ ۲۳
- ۲۰۔ امام بخاری سنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ۲۴
- ۲۱۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور مزید ۲۴
- ۲۲۔ ابوشکو رسالی محمد بن عبدالسعد شیب کشتی ۲۵
- ۲۳۔ علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں ۲۶
- ۲۴۔ علامہ عبدالعزیز مرحوم نبراس شرح العقائد میں فرماتے ہیں ۲۸
- ۲۵۔ علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۲۹
- ۲۶۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۳۰
- ۲۷۔ اُمت مسلمہ میں اختلاف ۳۳
- ۲۸۔ حدیث غزوہ قسطنطنیہ ۳۵
- ۲۹۔ خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۳۶
- ۳۰۔ جواب نمبر ۳۷
- ۳۱۔ محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید ۳۸
- ۳۲۔ اعلان ۳۹

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دین اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہ گستاخانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بین دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جنادریوں کی گستاخوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دانا ہے۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہل بیت اطہار علیٰ جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی خداداد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ یزید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اوراق سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط
محرم الشریعہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى جَبِيهِ الْمُصْطَفَى
وَالِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِمُ الْمُتَقِيَاءِ۔

اما بعد! دنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ
دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود
فرماتا ہے اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ
کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم
کا انکار کرنا ہے۔ بانی اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے
تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

تَفَرَّقَ أُمَّتِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ
مِلَّةً كُلَّمَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً
وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَ
أَصْحَابِي۔
میری امت کے تہتر گروہ ہوں گے
سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون
ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ
کے طریقہ پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حنبی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال
اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عليكم بسنتي" یعنی تم میری سنت کو
لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت تھے اور یہ ہی ایک

مذہب حق ہے باقی سب نوپیدا اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے
حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَيْنِيُّ وَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْحَزَازِيُّ حَدَّثَنَا

أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْعَلَّافِ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو

الدَّوْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قُدَّامَةَ

الْحِزْرِيُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَوْمَ

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں اہل بدعت اور اہل ہوا

کے چہرے قیامت کے دن سیاہ

ہوں گے اور اہل سنت و جماعت

کے چہرے سفید ہوں گے۔

www.Ishaat-ul-Islam.net

تَبْيَضُّ وَجُوهُهُمُ فَاهْلُ

الْبَدْعِ وَالْأَهْوَاءِ وَأَمَّا الَّذِينَ أَبْيَضَتْ وَجُوهُهُمُ فَاهْلُ

السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ۝

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے

تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

غیر متعلقہ دہائیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں:

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ

الْخَطِيبُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ

ابن ابی حاتم اور خطیب نے ابن عباس

سے (یوم تبیض وجوہ) کی تفسیر نقل کیا

۱۱ تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۱ ص ۳۹۹ سطر ۶ تا ۱۱ ۱۲ دیکھئے تفسیر درمثور جلد ۲ ص ۶۳ سطر ۶ تا ۱۱

(يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتُجَوَّدُ أَهْلُ
 السِّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْرُدُ وُجُوهُ
 أَهْلِ الْبِدْعِ وَالضَّلَالَةِ وَآخِرُهَا
 الْخَطِيبُ وَالِدَيْلِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ
 مَرْفُوعًا وَآخِرُهَا أَيْضًا مَرْفُوعًا
 أَبُو نَصْرٍ السَّجَزِيُّ فِي الْإِبَاحَةِ
 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ٤

ہے کہ سفید چہرے اہل سنت و
 جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعتوں
 اور گمراہوں کے ہوں گے اس حدیث
 کو خطیب اور دلمی نے ابن عمر سے
 مرفوعاً بھی نقل کیا ہے اور اسی طرح
 ابو نصر سجزی نے ابانت میں ابو سعید
 سے بھی مرفوعاً نقل کیا ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت
 ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کلاماً ہونے سے بچنے کے لیے عقائد
 اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت
 و جماعت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف
 راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے
 راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم
 پکڑتے ہوئے یزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر
 علماء و ارشین اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ
 دیدہ و دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یزید بن معاویہ بن ابی
 حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ یزید

سَفِيَّانَ صَخْرَ بْنَ حَرْبٍ بْنِ
 اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ ابْنِ خَالِدٍ
 وُلِدَ فِي خِلَافَةِ عُمَانَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ
 بِيَامَعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سَفْيَانَ صَخْرَ بْنَ حَرْبٍ
 بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ هُوَ كُنِيَّتُهُ
 اِسْ كِي ابُو خَالِدٍ هُوَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 كِي خِلَافَتِ كِي زَمَانِي مِيں پيدا
 هُوَا تَحَا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

قَدْ أَبْطَلَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ
 وُلِدَ فِي الْعَقْدِ النَّبَوِيِّ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ
 یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت
 عہد نبوی میں ہوئی ہے۔
 لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے
 پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع
 (من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

لَا يَزَالُ هَذَا أَمْرًا مَتَّي قَابِلًا
بِالْقِسْطِ حَتَّى يَكُونُ أَوَّلُ مَنْ
يُثْلِبُهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أُمَيَّةَ
يَقَالُ لَهُ يَزِيدُ ۝

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو
گا۔ یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے
والا پہلا شخص بنی اُمیہ سے ہوگا اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر ۱۹ لیکن کسند اس حدیث
مشریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ أَبُو يَسْرٍ فِي مَسْنَدِهِ حَدَّثَنَا
الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو لَيْدٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ
أَبْنِ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حدث ابو اعلیٰ کہتے ہیں کہ میں حدیث
سنائی حکم بن موسیٰ نے اُن کو ولید نے
ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے
اور ان کو ابو عبیدہ بن جرّاح نے اور وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ ر ں کی
ابو عبیدہ بن جرّاح سے ملاقات نہیں ہوئی۔

۱۔ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۱ سطر ۲۲، لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱، ریح الخلفاء عربی بیوطی ص ۱۲۸

۲۔ سطر ۱۱ لسان المیزان جلد ۶ ص ۲۹۴ سطر ۱۱ مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۴۱ سطر ۱

حدیث نمبر ۲

أَخْرَجَ الرَّذِيَّانِي فِي مُسْنَدِهِ عَنْ
أَبِي الدُّدَاءِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ
مَنْ يَبْدُلُ سُنَّتِي وَجْهًا مِنْ بَنِي
أُمَيَّةَ يُقَالُ لَهُ يَزِيدٌ
محدث روایانی نے اپنی مسند میں
ابو درداء سے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا
شخص بنی اُمیہ میں سے ہے اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ دو ارشاد گرامی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب
قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المومنین
رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور لکھنے والوں میں سے کون اس قابل ہے
کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے معاملہ میں رخ نہ ڈالنے والا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد و باہیوں
کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا
فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی
دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شرمائو۔

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ بْنُ مَرْجٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ
رُكَيْنٍ ثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَا سَمِعْتُ
عَبَّاسًا يَلِي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعَوَّذَا بِاللهِ مِنْ سَنَةِ سِتِّينَ
وَامَارَةِ الصَّبِيَّانِ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ
(ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں
کی حکمرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل
اس کی یہ ہے کہ:

حافظ ابن حجر کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ یوں دُعا
فرماتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ رَأْسِ
الْستينِ وَاِمَارَةِ الصَّبِيَّانِ -
اے اللہ میں تجھ سے سن ساٹھ کی
ابتدا اور بچوں کی حکمرانی سے پناہ مانگتا ہوں۔

پھر فرماتے ہیں:-
فَاسْتَجَابَ اللَّهُ فَتَوَفَّاهُ لَهُ سَنَةٌ
تِسْعَ وَخَمْسِينَ وَكَانَتْ وَفَاةً
پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

مُعَادِيَةَ دَوْلَايَةِ ابْنِهِ سَنَةً
سَنَيْنَ فَعَلِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بَوْلَايَةَ
يَزِيدَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ
مِنْهَا لِسَاعِلِيهِ مِنْ قَبِيحِ
أَخْوَالِهِ بِوَاسِطَةِ إِعْلَامِ الصَّادِقِ
الْمُصَدِّقِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَلِكَ - ۷

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے
کی حکومت سن ساٹھ
میں ہوئی۔ پس ابو ہریرہ
نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان
لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ
مانگی کیونکہ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں
بتا دی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مذمت بھی ثابت ہو گئی اور
ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہل مدینہ اور یزید

أَخْرَجَ الْوَائِدِيُّ مِنْ طَرِيقِ أَهْلِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَيْلِ قَالَ
وَأَمَّا مَا نَعَرَ بَنَانًا عَلَى يَزِيدَ حَتَّى يَخْفَا
أَنْ نَرَى بِالنَّجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ
أَنَّ رَجُلًا يَنْكِي أُمَمَاتِ الْأَوْلَادِ وَالْبَنَاتِ

واقفی کئی سندوں سے اس روایت
کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن غیل
کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اس وقت
تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ
ہمیں خوف ہو گیا کہ اگر ہم نے اس کی

ذَٰلَ الْفَوَاحِشِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدْعُ

الْمَكْلُوفَةَ ۚ

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے

پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید اقبہات اولاد اور

بنات و اخوات سے نکاح کر نیوالا

شرابی اور تارکِ صلوة انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

”س۳۳ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر

دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرار

ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد

مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ

کے بابِ طیبہ پر جنگ حرہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیے ہو کہ حسن بصری

رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی

شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔

بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ

کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا ۲۴

حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان

بھی سنیں۔ فرماتے ہیں :-

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلْفَةَ أَحَدِ

سائب بن خلفہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ

۲۴ تاریخ الخلفاء للسیوطی ص ۱۴۲ بصرہ ۱۶ تا ۱۷ ۲۵ تاریخ الخلفاء اردو ص ۲۲۲ موافق محرقہ عربی ص ۲۱۹

تاریخ الخلفاء عربی ص ۱۴۲ بصرہ ۱۱

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ ظُلْمًا أَخَافَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا ۝

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ خارجی لوگ اس حلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں :

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ ثِقَلِيٍّ يَزِيدُ بْنُ جَرِيرٍ بَيْطُ يَزِيدَ طَبْرِيٍّ حَلِيلُ الْقَدْرِ

محمّد بیٹے جریر ثقیلیّ یزید بن جریر بیٹے یزید طبری کے حلیل القدر

الطَّبْرِيُّ الْيَوْمَ الْجَلِيلُ الْفَسِيرُ

امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ہے

أَبُو جَعْفَرٍ..... أَتَذَعُ أَحْمَدُ بْنُ

آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

سیمانی نے بدکلامی کی ہے۔ کہا
ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے
جھوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا
ہی سیمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا
ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے
اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

بَلَىٰ السَّيْمَانِيُّ الْخَائِظُ فَقَالَ كَانَ
لَيُصْنَعُ لِلرَّوَاغِصِ كَذًا قَالَ السَّيْمَانِيُّ
وَهَذَا أَحَبُّهُ بِالنَّظَرِ
أَنْكَاذِبَ بَلْ إِنْ تَجَرَّبْتَ
مِنْ كِبَارِ أُمَّةِ الْإِسْلَامِ يَهْ

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ابن جریر علما کے بڑے بڑے اماموں
میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر
فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و
معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

كَانَ مِنَ أَكْبَرِ أُمَّةِ الْعُلَمَاءِ
وَيُحْكَمُ بِقَوْلِهِ وَيُزَجَّجُ إِلَى
مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ ۚ

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ
حنبلوں میں سے بعض عوام ذلیل اور
کینوں نے آپ کو دن میں دفن
نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

وَدُفِنَ فِي دَارِهِ لِأَنَّ بَعْضَ
الْخَنَابِلَةِ دَرَعَاهُمْ مَنَعُوا مِنْ
دَفْنِهِ نَعَانًا أَوْ لَسَبَرَهُ إِلَى
الترَفِضِ وَاجْتَهَلَتْهُ مِنْ ذَمِّهَا

بِأُولَئِكَ دَحَاشًا مِنْ ذَلِكَ
كَلِمَةٍ - ۱
کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ
کو ملحد بھی کہا ہے آپ ان تمام بہتانوں
سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ ثَبَاتٍ يَزِيدُ الطَّبْرِيُّ، إِمَامُ مُنْجِلِ
الطَّبْرِيِّ، إِمَامُ الْجَلِيلِ الْمُفْتَرِ
أَبُو جَعْفَرٍ ثَمَّةُ الصَّادِقُ رَ -
محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام منجل
مفسر ابو جعفر ثمة اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر
روایات لوط بن سحی ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی
غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے
کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف يعني دارقطني کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف وقال سحی بن معین ليس بثقة يعني دارقطني کہتے ہیں

۱۰ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱ ص ۱۴۶ سطر ۲ ۱۱ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹ ۱۲ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے۔
حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر
کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

أَكْثَرُهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي مَخْنَفٍ لَوْطِ
بْنِ يَحْيَى وَقَدْ كَانَ شَيْعًا وَهُوَ
ضَعِيفُ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْأَيْمَنَةِ
وَلَكِنَّهُ أَخْبَارِي حَافِظٌ عِنْدَهُ مِنْ
هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَا كَثُرَ عِنْدَ
غَيْرِهِ ۝

امام حسین کی شہادت کی روایات
اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ شیعہ
تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ
کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے
تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور
کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ سی بات ہے کہ وہ ضعیف
ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلم ہے کہ ضعیف راوی کی
روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنفی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا يَخْفَى أَنَّ السِّيرَ يَجْمَعُ
الصَّحِيحَ وَالسَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ
وَالْبَلَاغَ وَالْمُرْسَلَ وَالْمُفْطَلَّ
وَالْمُفْضَلُ ذُو فَ

یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی
کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ
مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم
کی احادیث مقبول ہیں سوائے

موضوع کے۔

المَوْضُوعُ ۛ

اسی لیے تاریخ میں ابو مخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابو برزہ سلمیٰ رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی

چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔

تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر

لگ رہی ہے کہ میں نے بار بار دیکھا

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس جگہ

کو چوماکرتے تھے۔ اے یزید قیامت

کے روز جب بارگاہ خداوندی میں

حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زیاد

ہوگا اور یہ حسین جب میدان قیامت

میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفیٰ

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقَالُ لَهُ أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ

أَتَشْكُ بِقَضِيَّتِكَ فِي نَفْرِ الْحُسَيْنِ أَمَا

لَعَنَ أَخَذَ قَضِيَّتَكَ مِنْ نَفَرِهِ مَأْخُذَ

الْوَيْسَارِ أَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْشَعُهُ أَمَا إِنَّكَ

يَا يَزِيدُ تَحْجِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَأَبْنُ زَيْدٍ وَشَفِيعُكَ وَتَحْجِي

هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمُحَمَّدٌ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفِيعُهُ۔

سلم شفعہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔

ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا أَتَا عَلَيْهِ وَاصْتَبَا جِئَ پر صرف اور صرف اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَنْ طَاعَتِهِ وَخَلَعُوا عَنْهُمْ ابْنُ مَطِيعٍ وَابْنُ حَنْظَلَةَ لَمْ يَذْكُرُوا عَنْهُ وَهُمْ أَشَدُّ النَّاسِ عَدَاوَةً لَهُ إِلَّا مَا ذَكَرُوهُ عَنْهُ مِنْ شُرْبِ الْخَمْرِ وَاشْتِاقِهِ لِبَعْضِ الْقَادِ وَرَأَاهُ لَمْ يَتِمِّمْهُ وَبِمَنْدَقَةٍ كَمَا يَنْذِفُهُ بَعْضُ التَّوَافِضِ بَلْ قَدْ كَانَ فَاسِقًا

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر اطاعت سے نکل گئے اور اپنے اوپر ابن مطیع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو زندیق نہیں کہا جیسے بعض رافضی کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

۱۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۴۶۵ البدایہ والنہایہ لابن کثیر جلد ۸ ص ۱۹۲ ۲۔ البدایہ والنہایہ

جلد ۸ ص ۲۳۲ سطر ۱۸ تا ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ

آپ کہتے ہیں :-

يَزِيدُ بْنُ مَعَاوِيَةَ كَاوَهُ بَيْتُ ابْنِ سَفِيَّانَ
كَيَزِيدٍ ابْنِ بَابٍ سَعِيٍّ رَوَايَتُ
كَرْتَابِهِ اَوْرِيْزِيْدُ سَعِيٍّ اَسْكَارِ بَيْتِ
خَالِدٍ اَوْرَعْبَدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ رَوَايَتُ
كَرْتَابِهِ اَوْرِيْزِيْدُ مَعْيُوبِ النَّاسِ هُوَ
اَسْكَارِ قَابِلٍ نَحْوِ اَسْكَارِ سَعِيٍّ رَوَايَتُ

لی جائے۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net
معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے
بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردود۔

یہ ہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
ابْنِ عُثْبَةَ أَحَدِ الثَّقَاتِ شَنَا
نَوْسَلِ بْنِ أَبِي عَفْرَةَ ثِقَةً قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ ابْنِ عُثْبَةَ هُوَ
رَوَى سَخِيَةً هِيَ كَقَوْلِهِ هِيَ كَقَوْلِهِ
نَوْسَلِ بْنِ أَبِي عَفْرَةَ ثِقَةً قَالَ
رَوَى سَخِيَةً هِيَ كَقَوْلِهِ هِيَ كَقَوْلِهِ

فَذَكَرَ رَجُلٌ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ فَقَالَ عُمَرُ لَقَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ وَآمَرَ بِهِ فَضَرَبَ عَشْرِينَ سَوْطًا ۝
 کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید کو امیر المؤمنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہتا ہے پس آپ کے حکم سے اس شخص کو بیس کوڑے مارے گئے۔
 معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُونٌ فِي عَدَالَتِهِ لَيْسَ بِأَهْلٍ أَنْ يُزَوَّعَ عَنْهُ وَقَالَ أَخُو بَنِي حَنْبَلٍ لَا يُتَّبَعُ أَحَدٌ يُزَوِّي عَنْهُ ۝
 یزید بن معاویہ محبوب انسان ہے اس لائق نہیں کہ اس سے روایت لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں اس سے روایت نہیں لینی چاہیے۔

یزید کے کشیدائیوں کو کچھ شرم چاہیے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ص ۳۱۳ سے ص ۳۱۶ تک تقریباً ۲۲۲ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر ہی نہیں۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

محجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَإِنْ قِيلَ فَمَا يَجُوزُ أَنْ يَقَالَ
قَاتِلِ الْحُسَيْنَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ
بِقَتْلِهِ. لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قُلْنَا
الْعَوَاجِبُ أَنْ يَقَالَ قَاتِلِ الْحُسَيْنِ
إِنْ مَاتَ قَبْلَ التَّوَابَةِ
لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ
کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے
والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز
ہے ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے
کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر
بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

يَمُوتَ بَعْدَ التَّوْبَةِ ۝
کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے
کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ سیدنا امام حسین
رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا ورنہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید
لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا
نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابو شکور سالمی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَيْعَةُ الْمَحْكَامَةِ وَالْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَتَّفِقْ عَلَى بَيْعِهِ مِثْلَ عَبْدِ اللَّهِ
بَنِ زُبَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ
وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيرٍ مِّنْ
أَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَتَّفِقُوا عَلَيْهِ
فَلَمْ يَكُنْ أَسْمًا عَادِلًا فَصَحَّ
بَعْدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ لَمْ يَكُنْ
بَاغِيًّا شَرَّ اخْتَلَفُوا فِي جَوَازِ اللَّعْنِ
عَلَى يَزِيدٍ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ
لَلْعَنِ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ كَانَ إِسْمًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی
بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ
بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی
اور دیگر بہت سارے اہل بیعت
متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل
نہ تھا اور یہ ہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ
باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید
پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید
جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

۱۔ احیاء العلوم جلد ۳ ص ۱۳۷ - مطبوعہ مصر نہ یہ بزرگ ہمارے آقا و مولیٰ داتا گنج بخش لایبھی رحمۃ اللہ علیہ کے
مجموعہ ہیں۔

لِنَسْلِبَنِي فِي سَنِينَ وَقَالَ
لَقَدْ نَعِمْتُ بِحُجُوزٍ لَوْ أَنَّكَ كَفَرْتَ
بِمَا اللَّهُ حِينَ أَجَازَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ
وَرَضِيَ بِكَ إِلَهُكَ وَقَالَ لَقَدْ نَعِمْتُ
بِمَا نَبِيٌّ يَزِيدُ لَمْ يَأْمُرْ الْقَوْمَ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَإِنَّمَا أَمَرَهُمْ
بِطَلْبِ الْبَيْعَةِ أَوْ بِأَخْذِهِ وَحَتَّى
إِلَيْهِ فَهُمْ قَتَلُوهُ بَعِيرٍ
أَمْرِهِ وَمَا رَضِيَ بِكَ إِلَهُكَ وَالْأَمْرُ
أَنْ نَقُولَ بِمَا نَبِيٌّ يَزِيدُ لَمْ
أَمُرْ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ أَوْ رَضِيَ وَ
أَجَازَ أَوْ حُوزَ اللَّعْنِ عَلَى أَهْلِ
الْبَيْتِ فَإِنَّهُ يَحُوزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ
وَالْأَوَّلُ وَكَذَلِكَ قَاتِلُهُ
لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْلَالٍ لَهُ

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں
کہ لعنت بریزید جائز ہے کیونکہ وہ
مُنکر خدا ہے اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ
کے قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔
بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین
رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب
بیعت یا پکڑ کر اپنے پاس حاضر کرنے کو
کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور
یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح
بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید
نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا
قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز
رکھا یا اہل بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو
پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر لیا نہیں تو لعنت
جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے۔

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں :

لَقَدْ نَعِمْتُ عَلَى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلَى مَنْ
إِمَامُ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَاتِلِ أَوَّلِ

لہ تبیہ ابشکور منہ

قَتَلَهُ أَوْ أَمَرَ بِهِ أَوْ أَجَاذَهُ أَوْ
رَضِيَ بِهِ. وَالْحَقُّ أَفْتٌ بِضَائِرِغَةٍ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاسْتِثْمَادِهِ بِهَذَا الْكَلِمَةِ
وَأَهْلُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَ
إِنْ كَانَ تَقَاصِلُهَا أَمَا دُ
فَنَحْنُ لَا تَتَوَقَّفُ فِي شَأْنِهِ بَلْ فِي
إِيمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ ۝

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو
جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل
پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے
پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق
بات یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے
راضی ہونا اور خوشی منانا اہل بیت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کرنا
اگرچہ اخبار احاد سے ثابت ہے لیکن
تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس
ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس
پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور ساتھی ہیں۔
شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے

ہیں —

تَدِ اخْتَلَفَ فِي الْغَدَابَةِ مِنْ مَنِيَّةٍ
فَقِيلَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا وَقَعَ مِثْلُهُ
مِمَّا أَوْجَبَتْ إِيَّاهُ عَلَى
الدُّرَيْجَةِ الطَّاهِرَةِ كَالْأَمْرِ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا
اختلاف ہے بعض اُس کے کفر
کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر
ایسی بری جرات کی ہے کہ سیدنا حسین

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور
ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی
سلیم طبع انسان سن نہیں سکتا اور
بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں
کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں
وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات
یہی ہے کہ انسان اس کے بارے
میں خاموش رہے اور اُس کا انجام
خدا کے سپرد کرے۔

وَمَا جَرَى مَتَا يَنْتَبِهُنَّ بِمَا عَمِ
الطَّبَعُ وَلَيْسَ لِيَذْكُرَهُ السَّمْعُ
وَقِيلَ لَا إِذْ لَمْ يَثْبُتْ لَتَاعُنَّ
تِلْكَ الْأَسْبَابُ الْمَوْجِبَةُ لِلْكَفْرِ
وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ بِطَرِيقَةِ
الْمُتَابَعَةِ الْقَوِيَّةِ فِي شَأْنِهِ
الْمُتَوَقَّفُ فِيهِ وَرَجَعَ الْأَمْرُ
إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ ۝

www.Ishaat-ul-Uloom.net

علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح شرح العقائد میں فرماتے ہیں:-

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز
رکھا ہے جو علماء یزید کو ملعون کہتے
ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے
ذی شان محدث ابن جوزی بھی
ہیں انہوں نے اُس کے متعلق
کتاب لکھی ہے جس کا نام الرد علی المتعصب
العنید عن ذم یزید ہے اور ان ہی

بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّعْنَ عَلَيْهِ
مِنْهُمْ ابْنُ الْجُوزِيِّ الْمُحَدِّثُ
وَصَنَّفَ كِتَابًا بِاسْمِهِ الرَّدُّ عَلَى
الْمُتَعَصِّبِ الْعَنِيدِ أَنْكَارِي
عَنْ ذِمِّ يَزِيدٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْهُمْ
الْقَاضِي أَبُو لَيْسَى ۝

لے المارو م۳ لے نبراس ۵۵۳

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابویعلیٰ بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظاً حدود و شریعت میں بڑے
متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام
بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری لمکتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :-

اُخْتَلِفَ فِي الْكُفَارِ مِيزَانُ قِيَلْ
نَعْدُ بِعَيْنِ لَمَّا وَدَّعْنَهُ مَكَ
يَدُلُّ عَلَى الْكُفَارِ مِنْ تَحْلِيلِ
الْخَمْرِ مِنْ تَفْوِضِهِ بَعْدَ قَتْلِ
الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ أَخْتَلَفَ
حَاذِرَاتُ مَعْلَمٍ لِمَا فَعَلُوا بِأَشْيَاخِ
قُرَيْشٍ وَصَنَادِيهِمْ هَذَا
فِي بَدْرٍ

یزید کے کفر میں اختلاف ہے جو کچھ
اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے
کفر پر دلیل ہے مثلاً خمر کو حلال قرار
دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے
قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت
کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے
ڈویروں کے ساتھ میدان بدر میں
کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں :-

مَا تَفَرَّهَ بِهِ بَعْضُ الْجَمَلَةِ مِنْ

شرح الفقہ الاکبر، مطبوعہ مصر

اَنْكَ الْحُسَيْنَ كَانَ بَاغِيًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَاغِي تَحْتِ سُوِيَه بَاتِ الْبَسْتِ
فَبَاطِلٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ كے نزدیک بالکل باطل ہے (یعنی یہ
وَلَعَلَّ هَذَا مِنْ هَذِهِ يَأْتِي الْخَوَارِجِ کسی اہل سنت کا قول نہیں) یہ صرف
عَنِ الْجَادَةِ. خارجیوں کا بیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں
لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بٹھ جاتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین
رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا
الْقَوْلِ وَمِنْ هٰذَا الْاِغْتِقَادِ۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے
امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ
اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے
بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام
میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو
دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے
بر ملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تارک الصلوٰۃ ہے۔ زانی
ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی
ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ حضرت حسین اور اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے عداوت اور اہل بیت کی اعانت اور ذلت کے واقعات تو اتر کے ساتھ اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا ازراہ تکلف ہے ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناحق مومن کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے مخصوص ہے۔ اسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا باعث ایزاد عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو	إِنَّ اللَّهَ يُوْذِيْ فَوْقَ اللَّهِ
ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور	وَرَسُوْلُهُ لَعْنَمُ اللَّهِ فِي الدُّنْيَا
آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں	وَالْآخِرَةِ دَاعِدًا لِّعَذَابٍ
اور خدا نے ان کے لیے دردناک	مُعِيْنًا ۝

۝ سورہ احزاب آیت نمبر ۵

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے یہ اس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر امت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے تشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بد بخت نے جو کاروائیے بد سرا انجام دیئے ہیں، امت رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور امانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بد بخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا، اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسک پر رکھے۔
 بِحُزْمَةِ النَّبِيِّ وَالْإِلَهِ الْأَعْجَادِ وَبِئْسَ بِهِ وَكَرَمُهُ وَهُوَ قَرِيبٌ حُجُبٌ يَدُ
 شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں
 کا پچوڑ ہے۔ یہ مسک اور مشرب اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ
 اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسک پر قائم رکھے۔

اُمتِ مسلمہ میں اختلاف

اُمتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافریا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسک اہل سنت و جماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائی زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام ”رشید ابن رشید امیر المومنین یزید رضی اللہ عنہ“ ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابن تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابن تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَاتَكَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابن تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

ابن تیمیہ نے حسین رضی اللہ عنہ کے پسماندگان کو خوب سروسامان دے کر ان کو مدینہ شریف بھیج دیا باوجود اس کے اس نے حسین کی کوئی حمایت نہ کی اور نہ ہی اس کے قاتل کو قتل کیا اور نہ ہی امام عالی مقام کے خون کا بدلہ لیا۔

اِنَّهُ جَمَعَ بَاخْنَ الْجَمْعِ
وَاَرْسَلَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
لِكِنَّةٍ مَعَ ذَلِكَ مَا اَنْتَصَرَ
لِلْحُسَيْنِ وَلَا اَمَرَ بِقَتْلِ قَاتِلِهِ
وَلَا اَخَذَ بِسَارِهِ۔

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابن تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں لیکن قواعد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں :-

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ عُمَيْرٌ رَفَعَهُ ثَنَانًا أُمَّ حَرَامٍ
أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ حَبِيشٍ مِنْ
أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا
قَالَتْ أُمَّ حَرَامٍ قُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ حَبِيشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ
مَدِينَةَ مَقِصَّرٍ مَغْفُورٍ تَعْمُ

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی
ام حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ پہلا لشکر میری
امت کا جو غزوہ بحر لڑے گا ان
پر جنت واجب ہے۔ ام حرام
کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
کیا میں ان میں سے ہوں۔ آپ نے
فرمایا تو ان میں سے ہے پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت

کا پہلا شکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گا وہ بخشے ہوئے ہیں ۱۰

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے
پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور
یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی
بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے
ہیں تو مذہب حق اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ
یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن
ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان
ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں، انہوں
نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۲۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر
یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے
قابل ہی نہیں۔

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الا خص منه البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے بعض افراد مخصوص نہ ہوں یہ معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے ماتحت فرماتے ہیں:-

لَا يَلْزَمُ مِنْ دَخُولِهِ فِي ذَلِكَ
الْعُمُومُ أَنَّ لَا يَخْرُجَ جِدْلِيلُ
خَاصٍّ إِذْ لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَغْفُورٌ لَهُمْ مَشْرُوطٌ بِأَنَّ
يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتَّى
لَوْ أُنْزِلَتْ وَاحِدَةٌ مِنْ غَزَاةٍ
بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَدْخُلْ فِي ذَلِكَ
الْعُمُومُ بِاتِّفَاقٍ فَذَلِكَ عَلَى أَنَّ
الْمُرَادَ مَغْفُورٌ لِمَنْ وَجَدَ شَرْطَ
الْمَغْفِرَةِ فِيهِ مِنْهُمْ ۝

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے
سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل
خاص سے اس عموم سے خارج
نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے
کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم
مشروط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم
وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر
کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ
اس بشارت میں داخل نہیں اس
بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ حبشِ قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے :
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي جُودَ النَّاسِ زَبَانٍ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبَّرَهُ دَعَا وَهُوَ يَتَى بِهِ۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا
قادیانی کی اُمت کافر کیوں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔
خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے تہتر
فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہوں گے۔ اس
بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے
ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے کا جنتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق
جو ہیں میسر ہوا وہ بدیہ ناظرین کو دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ
مختصر انشاء اللہ کافی اور وافی ثابت ہوگا اور اہل عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے وقوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنت کی پوری دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا یزید کو رحمتہ اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام ہم سے حاصل کریں۔

www.Ishaat-ul-Uloom.net

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نت نئے رُوپ اور پُرشش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر درد مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خُدارا اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور فری اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور عالمِ اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جُملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)